

## 84136-باپ نے اپنے سودی بینک کے حصہ بھی کو تخفہ میں دتیے، بھی اب ان کا کیا کرے؟

سوال

مجھے میرے والدے بینک الریاض کے 50 حصہ تخفہ میں دتیے ہیں، اور میں جانتی ہوں کہ بینک الریاض سودی بینکوں میں سے ہے، میرے باپ کے بینک میں حصہ بھی ہیں، میرے باپ نے میرے بچپن سے ہی میرے نام سے حصہ خریدے ہوئے تھے، اب میں بڑی ہو گئی ہوں تو والدے میرے حصہ مجھے دے دتیے ہیں، ان حصہ کا میں کیا کروں؟ کیا میرے لیے یہ حلال ہے کہ میں ان حصہ کو فروخت کر دوں اور سودی لین دین سے پاک کمپنیوں میں سرمایہ کاری کر لوں، اس طرح سرمایہ کاری کی مدد میں آنے والی رقم کو خود بھی استعمال کر لوں یا انہیں صدقہ نحیرات میں خرچ کر دوں؟

پسندیدہ جواب

سودی بینکوں کے حصہ خریدنا جائز نہیں ہے، اگر کوئی اس کام میں ملوث ہے تو وہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے، اور صرف اپنا رأس المال لے اور باقی مال کو مفاذ عامہ میا مسلمانوں کے مفاد میں خرچ کر کے انہیں ختم کر دے۔

اور پوچھ کرہ حصہ حرام ہیں تو اس لیے اصولی طور پر آپ کیلئے انہیں فروخت کرنا ہی جائز نہیں ہے، بلکہ ان حصہ سے خلاصی کا طریقہ یہ ہو گا کہ آپ یہ حصہ بینک کو واپس کر دیں، اگر ایسا کرنا ممکن نہ ہو تو پھر آپ ان حصہ کو فروخت کر سکتی ہیں، فروخت کرنے پر جو رقم ملے اس میں سے رأس المال اپنے پاس رکھ لیں بقیہ کو پہلے بیان شدہ طریقہ کے مطابق ختم کر دیں۔

دائی فتویٰ کیمیٰ کے علمائے کرام سے ایک سوال پوچھا گیا کہ:

"میرے ایک کمپنی میں شیر ز تھے، یہ کمپنی 25 سال قبل دیوالی ہو گیا، اس کمپنی کے بہت سے ٹریٹی تھے جنہوں نے 25 سال قبل ریاض بینک میں باقی رقم سے شیر ز خریدے تھے، ایک حصہ ایک ہزار روپیہ کا خریدا تھا، اب اس وقت ایک حصہ کی قیمت 30 ہزار روپیہ ہے، میں اس رقم کا ضرورت مند ہوں، کیا میرے لئے شیر ز کی موجودہ رقم لینا جائز ہے؟ واضح رہے کہ اس ساری مدت کے دوران ان لوگوں نے ریاض بینک میں شیر ز میری لاعلی میں خریدے تھے"

تو انہوں نے جواب دیا کہ:

"آپ ساری رقم وصول کر لیں، رأس المال بھی اور منافع بھی، پھر رأس المال الگ رکھ لیں، کیونکہ یہ سود ہے، اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو مالدار بنادے گا اور بہتر بدلتے گا، اور آپ کی ضرورت پوری کرے گا، اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے آسانی کے راستے کھوں دیتا ہے، اور اسے وہاں سے روزی دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا، اور جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اللہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو عمل کی توفیق دے۔"

درود وسلام ہوں ہمارے نبی محمد، آپ کی آل اور صحابہ کرام پر۔ "ختم شد  
عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز، عبد الرزاق عضیفی، عبد اللہ بن غدیان، عبد اللہ بن قود۔

فتاویٰ الحجۃ الدائمة (13/506)

دائی فتویٰ کمیٹی (508/13) سے یہ بھی پوچھا گیا کہ :

"کمپنیوں اور بینکوں کے حصہ خریدنے کا کیا حکم ہے؟ کیا کمپنی یا بینک میں حصہ لینے والوں کے لئے جائز ہے کہ مخصوص شیئرز حصہ داری کے بعد شیئرز کی خرید و فروخت کرنے والے لوگوں کو بیچے، اس میں اس بات کا امکان ہے کہ جتنے میں حصہ لیا ہے اس سے زیادہ قیمت پر بیچا جائے؟ اس منافع کی رقم کا کیا حکم ہے جسے ہر سال حصہ داری لینے والا پہنچنے والے شیئرز کی قیمت کے بدلے لیتا ہے؟"

تواہوں نے جواب دیا :

"جو کمپنی اور بینک سودی معاملہ کرتے ہوں ان کے شیئرز لینا جائز نہیں ہے، اور حصہ لینے والا جب سودی شیئرز سے خلاصی چاہے تو اسے مارکیٹ ریٹ کے مطابق بیچے، اور اس میں سے صرف اپنا رأس المال بنکاں لے جبکہ باقی رقم خیراتی کاموں میں خرچ کر دے، اس کیلیے شیئرز کے فوائد اور سودی منافع میں سے کچھ بھی لینا جائز نہیں ہے، ہاں اگر ایسی کمپنی کے حصہ لیے ہیں جو سودی لین دین نہیں کرتی تو اس سے منافع لینا جائز ہے۔" "نتم شد

آپ کے ہاتھ سے اگر یہ مال نکل رہا ہے تو اس پر افسوس مت کریں؛ کیونکہ یہ حرام مال ہے اس میں آپ کیلیے خیر ہے جی نہیں، اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس سے بہتر عطا فرمائے گا، جیسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت ہے کہ : (جو شخص کوئی چیز اللہ کیلیے چھوڑ دے تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بھی بہتر بدلتے ہیں عطا کر دیتا ہے)

اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو صرف وہی کام کرنے کی توفیت دے جنہیں وہ پسند کرتا ہے اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے۔

واللہ اعلم